۶۔ اندھا گھوڑا

ڈاکٹر ذاکر حسین

پہلی بات : گھوڑا پالتو جانور ہے۔ پرانے زمانے میں یہ سواری کے لیے سب سے بہتر جانور سمجھا جاتا تھا۔ آج ریل اور موٹر کے زمانے میں اس کی سواری کا رواج کم ہوگیا ہے۔ لیکن چھوٹے شہروں اور قصبوں میں گھوڑا گاڑی کا چلن آج بھی ہے۔
کتابوں میں گھوڑے کی وفاداری کے بہت سے قصے مشہور ہیں۔ ذیل کی کہانی 'اندھا گھوڑا' میں گھوڑے کی وفاداری کی بڑی اچھی تصویر کھینچی گئی ہے۔

جان پہچان : ڈاکٹر ذاکر حسین ۸؍فروری ۱۸۹۷ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ ذاکر صاحب نہ صرف ایک قابل سیاست داں تھے بلکہ اوّل درجے کے ماہرِ تعلیم اور عالم بھی تھے۔ اپنی اعلیٰ صلاحیتوں اور خوبیوں کے باعث وہ ہندوستان کے سب سے بڑے عہدے 'صدرِ جمہوریہ' پر فائز کیے گئے۔ ۳؍مئی ۱۹۶۹ء کو نئی دہلی میں اُن کا انتقال ہوگیا۔

عادل آباد میں ایک بہت مالدار دکان دار تھا۔ دُور دُور کے ملکوں سے اُس کا لین دین تھا۔ اپنے دیس میں جو اچّھا کپڑا بنتا تھا وہ یہاں سے دُوسرے ملکوں کو بھیجا کرتا اور وہاں سے طرح طرح کی چیزیں منگوا کر یہاں بیچتا تھا۔ اس کا کاروبار دن پر دن بڑھتا ہی جاتا تھا۔ اُس کے پاس اتنی دولت ہوگئی تھی کہ کچھ حساب و شمار نہ تھا۔ ڈیوڑھی پر ایک چھوڑ دو دو ہاتھی جھوُلنے لگے۔ گھوڑوں کی گنتی ہی نہ تھی لیکن ایک اَبلق گھوڑا تھا جسے اُس نے بہت دام دے کر ایک عرب سے خریدا تھا۔ اسے یہ بہت پیارا تھا اور اُس کا نام رکھا تھا 'سُبک سَیر'۔

ایک دن کا ذِکر ہے کہ اُس نے بہت سا سُوتی کپڑا کابُل بھیجا اور وہاں سے اس کے عوض پوستین منگائے۔ پوستینوں کے پہنچنے کا دن تھا۔ خیال تھا کہ تیسرے پہر تک سب مال عادل آباد پہنچ جائے گا۔ لیکن تیسرا پہر کیا، وہ تو شام ہوگئی اور مال کا کہیں پتا نہ تھا۔ دکان دار کو فکر ہوئی۔ آخر اُس نے سوچا، ''چلو ذرا گھوڑے پر بیٹھ کر آگے چلیں اور دیکھیں۔ شاید کہیں راستے ہی میں مال آتا ہوا مل جائے۔'' یہ سوچ کر اس نے 'سبک سیر' پر زین کسوائی اور شاہی سڑک پر جس پر سے مال آنے والا تھا، گھوڑے پر سوار ہو نکلا۔ شام کا وقت تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ چلتے چلتے بے خیالی میں وہ شہر سے بہت دور ایک جنگل میں پہنچ گیا۔ ابھی یہ اپنی دُھن میں آگے ہی جا رہا تھا کہ پیچھے سے چھے ڈاکوؤں نے اُس پر حملہ کر دیا۔ اُس نے اُن کے دو ایک وار تو خالی دیے لیکن جب دیکھا کہ وہ چھے ہیں، میں اکیلا ہوں تو سوچا کہ اچھا یہی ہے اُن سے بچ کر نکل چلوں۔ گھوڑے کو گھر کی طرف پھیرا لیکن ڈاکوؤں کے پاس بھی گھوڑے تھے۔ اُنھوں نے بھی گھوڑے پیچھے ڈال دیے۔ بہت دیر تک 'سبک سیر' آگے اور چھے ڈاکو پیچھے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ سُبک سیر نے اُس دن اپنے دام وصول کرا دیے۔ کچھ دیر بعد چھیوں گھوڑے پیچھے رہ گئے اور یہ اپنے مالک کی جان بچا کر اُسے گھر لے آیا۔

پہنچنے کو تو سبک سیر گھر پہنچ گیا مگر اس روز گھوڑے نے اتنا زور لگایا کہ اس کی ٹانگیں بے کار ہوگئیں اور کچھ دنوں میں غریب کی آنکھیں بھی جاتی رہیں۔ لیکن دکاندار کو سبک سیر کا احسان یاد تھا۔ چنانچہ اس نے حکم دے دیا کہ جب تک سبک سیر جیتا رہے،

اسے روز صبح شام چھے سیر دانہ دیا جائے اور کوئی کام اس سے نہ لیا جائے۔ مالک کا حکم تھا، دانہ برابر دیا جانے لگا۔لیکن جب کچھ دن گزر گئے تو دکان دار نے کہا، ''چھے سیر تو بہت ہوتا ہے، چار سیر دیا کرو۔'' اب چار سیر دانہ دیا جانے لگا۔اس طرح گھٹتے گھٹتے آخر میں اسے صرف ایک سیر دانہ دیا جانے لگا۔ پھر کچھ عرصہ گزر گیا۔ سبک سیر بے چارہ بہت دبلا ہوگیا تھا۔ دکان دار نے کہا، ''سبک سیر کوخواہ مخواہ سیر بھر دانہ بھی کیوں دیا جائے۔کوئی خریدے تو بیچ ہی نہ ڈالیں۔'' اب بے چارے لنگڑے اندھے سبک سیر کو کون پوچھتا؟ آخرکار ایک دن دکان دار نے کہا، ''یہ کم بخت تو اب کھانے ہی کا ہے۔اسے بس ہانک دو۔'' سائیس نے گھوڑے کو کھول دیا۔لیکن سبک سیر تھان سے نہ ہٹا۔ بہت ہانکا لیکن وہ اپنی جگہ اڑا رہا۔سائیس نے چابک اُٹھایا اور مار مار کر اس بے چارے کو باہر نکال دیا۔سبک سیر کے دل پر نہ جانے کیا گزری ہوگی! دوپہر کا نکلا، شام تک وہیں سر جھکائے ہوئے دروازے کے سامنے کھڑا رہا۔ رات ہوئی تو سڑک کے کنارے بیٹھ گیا۔صبح ہوئی۔ بھوک کے مارے بے چارہ سبک سیر بے تاب ہوگیا اور صبر وشکر کرکے وہاں سے چل پڑا۔مگر آنکھوں سے اندھا تھا، جگہ جگہ ٹکراتا، ٹھوکریں کھاتا، ادھر ادھر سونگھتا کہ کہیں کوئی دانہ پڑا ہو، گھاس کا ٹکڑا ہو یا اور کچھ تو پیٹ میں ڈالے، مگر کچھ نہ ملا۔

اب سنو، اسی شہر عادل آباد میں ایک بڑی مسجد تھی اور ایک بڑا مندر۔اس میں نیک مسلمان اور ہندو آکر اپنے اپنے طریقے سے اللہ کا نام لیتے اور اُس کو یاد کرتے تھے۔اسی مندر اور مسجد کے بیچ ایک بہت اونچا مکان تھا جس کے بیچ میں ایک بڑا سا کمرہ تھا۔اس کمرے میں ایک بہت بڑا گھنٹا لگا تھا جس میں ایک لمبی سی رسّی بندھی تھی۔اس گھر کا دروازہ دن رات کھلا رہتا تھا۔شہر عادل آباد میں جب کسی پر کوئی ظلم کرتا یا کسی کا حق مار لیتا تو وہ اس گھر میں جاتا، رسّی پکڑ کر کھینچتا تو یہ گھنٹا اس زور سے بجتا کہ سارے شہر کو خبر ہوجاتی۔ گھنٹے کے بجتے ہی شہر کے پنچ آجاتے اور فریادی کی فریاد سن کر اس کا انتظام کرتے۔اتفاق کی بات سبک سیر رات بھر مارا مارا پھرا اور صبح ہوتے ہوتے اُس گھر کے دروازے پر جا نکلا۔دروازے پر کچھ روک ٹوک نہ تھی۔یہ سیدھا گھر میں گھس گیا۔ بیچ میں رسّی لٹکی تھی۔ یہ غریب مارے بھوک کے ہر چیز پر منہ چلاتا تھا۔رسّی کو بھی لگا چبانے۔رسّی چبانے میں جو ذرا کھنچی تو گھنٹا بجا۔ گھنٹے کی آواز سنتے ہی ہندو مسلمان سب وہاں جمع ہوئے۔شہر کے پنچ بھی آگئے۔اب جو دیکھتے ہیں تو بیچ میں سبک سیر کھڑا ہے۔پنچوں نے پوچھا، ''یہ اندھا گھوڑا کس کا ہے؟'' لوگوں نے بتایا، ''یہ اُس تاجر کا ہے جس کی جان اس نے بچائی تھی۔تاجر نے اسے نکال باہر کیا ہے۔'' پنچوں نے تاجر کو بلوایا۔ایک طرف اندھا گھوڑا تھا۔اس کے زبان نہ تھی جو شکایت کرتا۔ دوسری طرف تاجر کھڑا تھا لیکن سب جانتے تھے، کیا معاملہ ہے۔تاجر شرم کے مارے آنکھیں جھکائے کھڑا رہا۔پنچوں نے کہا، ''تم نے اچھا نہیں کیا۔ اِس گھوڑے نے تمھاری جان بچائی، اُسی میں اندھا ہوا، لنگڑا ہوا اور تم نے اس کے ساتھ کیا کِیا؟ تم آدمی ہو یا جانور۔آدمی سے اچھا تو یہ جانور ہی ہے۔'' تاجر کا چہرہ شرم سے سرخ ہوگیا۔ آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ بڑھ کر اس نے گھوڑے کی گردن میں ہاتھ ڈال دیے، اس کا منہ چوما اور کہا، ''میرا قصور معاف کر۔'' یہ کہہ کر اس نے سبک سیر کو ساتھ لیا اور گھر لایا۔ پھر تاجر نے مرتے دم تک گھوڑے کے آرام کا خیال رکھا۔

معنی واشارات

شمار	–	گنتی	Counting	عوض	–	بدلے میں	In lieu of, alternative
ابلق	–	چتکبرا یا دو رنگ کا گھوڑا	Mottled	پوستین	–	کھال کا کوٹ	Fur coat
عادل	–	انصاف کرنے والا	Judge	ندارد	–	نہ ہونا	Does not have

دام	- قیمت	Price, value
سائیس	- گھوڑے کی خدمت کرنے والا	horseman
ڈیوڑھی	- مکان کے صدر دروازے کے سامنے کا کمرہ، دہلیز	Porch
پنچ	- فیصلہ کرنے والے پانچ لوگ	The five-men village administration, arbitrators
مارا مارا پھرنا	- بھٹکنا	Wander aimlessly or in vain

مشق

❂ سبق کی روشنی میں ذیل کے ویب خاکے کو مکمل کیجیے۔

مصنف

جائے پیدائش	خوبیاں	عہدہ
....	....	....

❂ دولت کی افراط کو ظاہر کرنے والے دو جملے نقل کیجیے۔

❂ اس مقام کا نام لکھیے جہاں تاجر نے سوتی کپڑے بھیجے اور وہاں سے پوستین منگوائے۔

❂ سبک سیر کے معذور ہونے کے اسباب لکھیے۔

❂ دکان دار کے لین دین کو کاروباری زبان میں دیا جانے والا نام دیجیے۔

❂ سبک سیر کو دیے جانے والے دانے کے گھٹائے جانے کا سبب لکھیے۔

❂ کہانی میں بیان کیے گئے شہر عادل آباد کے باشندوں کی چند خوبیاں بیان کیجیے۔

❂ کہانی 'اندھا گھوڑا' کو اپنی پسند کا عنوان دیجیے۔

❂ سبق سے محاورے تلاش کرکے مفہوم کے ساتھ لکھیے۔

❂ مثال اور لاحقہ کی روشنی میں خاکہ مکمل کیجیے۔

دکان دار (مثال)

دار (لاحقہ)

.... | .... | ....

قواعد

محاورہ

ذیل کے فقرے پڑھ کر ان کے معنی پر غور کیجیے۔

باغ باغ ہونا	چار چاند لگانا	آگ بگولا ہونا	آٹھ آٹھ آنسو رونا
بہت خوش ہونا	عزّت بڑھانا	غصہ ہونا	بہت رونا

ان فقروں کے جو معنی ہیں، وہ فقروں سے الگ الفاظ میں بیان کیے جاتے ہیں۔ جب لفظ یا الفاظ اپنے عام معنی سے الگ معنی میں استعمال کیے جائیں تو انھیں '**محاورہ**' کہا جاتا ہے۔ آپ لفظ 'کھانا' کے معنی اچھی طرح جانتے ہیں مگر جب یہ 'قسم کھانا' ہو تو اس میں کھانے کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی اس لیے 'قسم کھانا' محاورہ ہے۔

❂ ذیل کے محاوروں کے معنی لغت سے تلاش کرکے لکھیے۔

۱۔ گل ہونا

۲۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا

۳۔ باتیں بنانا

۴۔ نظریں چرانا

۵۔ منہ پھیر لینا

75PA7E